Editorial ادا ریہ

کربلا: زمان ومکان پر چھایا معرکہ

کربلا بظاہر کچھ گھنٹوں میں ختم ہونے والا معرکہ ہے، دن چڑھے سے دن ڈھلے تک کی بات ہے، لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی پھر تو کربلا زمان ومکان پر چھا گئی، اور نئے انداز سے کچھ ایسے۔کہ عالم انسانیت کو چکر آ گیا اور تاریخ کو غش دونوں گرے، عالم انسانیت کے ہاتھ سے فلسفہ فتح و شکست اور تاریخ کے ہاتھ سے تو یک لخت قلم۔بہر حال دونوں کے ہوش ٹھکانے لگے لیکن دونوں کے اٹھنے میں زمانے نہیں لگے، (غالباً کم سے کم وقت ہی لگا)

کربلا سے پہلے تک 'طاقت' کا ہی راج ہوتا۔'زبردست' کے سر پر تاج ظفر ہوتا۔تلوار کی دھار' نیزہ کی کاٹ اور تیر کی باڑھ بقلم خود فتح رقم کرتیں 'بندھوا' تاریخ کا قلم ان کی تائید نہ کرتا تو کیا کرتا۔کسی بھی طرح زیادہ خون بہانے والا قتال خوں آشام سپہ سالار ہی سرخرو لکھا جاتا' جان سے گزرنے والوں کے ہاتھ میدان کہاں رہتا۔ان کے ساتھی جو جان سے بچتے بھی تو طاقت یا جنگی چال (Strat Egy) کی مات کھائے ہوئے جنگی قیدی اس سرخروی کو چیلینج کرنے کی پوزیشن میں کہاں ہوتے' وہ تو وقت کے ہاتھوں بندھے سرنگوں ہوتے اور آنکھ نیچی، انگلی تک نہیں اٹھا سکتے۔کربلا نے یہ سب منظر نامہ یکسر بدل دیا۔یہ کربلا ہی ہے جہاں میدان سے جانے والوں کے ہاتھ رہا' قاتل فراری منھ چھپاتے پھرے، دھار نے خون کے دھارے سے ہار مان لی' نیزہ کی کاٹ نے نیزہ بردار ہاتھوں کو کاٹ دیا، تیر کی باڑھ میں تیر انداز ہی بہہ گئے۔کربلا کا خوں آشام سپہ سالار اقبالی ناری ہوا۔اس خون آشامی کا اصل رچنے والا' ظلم و بربریت کا تاریخی ننگا ناچ کرنے کرانے والا اپنا ٹھیکرا دوسرے کے سر پھوڑ کر بھی اپنا سر نہ اٹھا پایا' نہ دماغ ٹھکانے رکھ پایا۔کربلا ہی وہ ہے جہاں جنگی قیدیوں کے نام پر صرف ایک جوان' وہ بھی کمزور و لاغر، ساتھ میں صنف نازک کی چند ہستیاں اور کچھ بچے۔دنیا کی نگاہ میں خاص طور سے جنگی حکمت عملی کے نقطۂ نظر سے یہ امام مظلومؑ کی سب کمزور کڑیاں تھیں۔لیکن دنیا نے دیکھا کہ انہی کمزور کڑیوں نے وہ کر دکھایا کہ جبر وجبروت اور ظلم وطاقت کی کالی راجدھانی میں راج کے ماتھے سے فتح کا سارا نشہ ہرن کر اس کے ماتھے پر ابدی کلنک کا انمٹ ٹیکا لگا کر وہیں Then and Thair اپنی فتح کا جھنڈا اگاڑ دیا۔یہ سب کیسے ممکن ہو سکا۔یہ ان مظلوم 'کمزوروں' کے ذریعہ حق ومظلومیت کی قوت و طاقت اور انسانی اپیل کو اجاگر کرنے اور یادو یادگاری کے راستے اس فتح کو ابدی بنانے کی بنا پر ہو سکا ظاہر ہے اس اقدام کے پیچھے سید الشہداؑء کا بے مثال تدبر و استقلال کارفرما رہا۔شعاع عمل کا یہ شمارہ خاص اسی یادگاری میں شامل ہے اس کے مضامین اور منظومات کا خاص خطاب براہ راست یا بلواسطہ طور سے وہی ہے جس کی طرف سطور بالا میں اشارہ کیا گیا ہے۔

م۔ر۔عابد